السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سورج اورچاند آسمان پر ہیں یا اس سے اوپر ہیں تفصیل سے وضاحت کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن کریم کی بہت سی آیات سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ دنیا والے آسمان میں ہیں۔ مثلا

(وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ) (الملک:٥)

''ہم نے آسمان دنیا کوچراغوں سے زینت والا بنایا۔''

(إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ) (الصافات:٦)

''ہم نے آسمان دنیا کوستاروں کی زینت سے بارونق بنادیا ہے۔''

ان آیات میں صراحتا بیان ہے کہ آسمان دنیا کوچراغوں سے مزین کیا گیا ہے اورایک جگہ اللہ نے فرمایا:

(وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا) (نوح:١٦)

''اورسورج کواللہ تعالی نے چراغ بنایا۔''

مطلب سورج بھی ان چراغوں میں سے ہے۔ جب اللہ نے یہ فرمایا کہ آسمان دنیا کوچراغوں سے مزین کیا گیا ہے توپھر سورج اورچاندان چراغوں میں شامل ہوئے۔

اوروہ بھی آسمان دنیا کی زینت ہوئے۔ باقی ایسی کوئی واضح آیت نہیں ہے جوراقم الحروف کی نظروں سے گزری ہو۔ واللہ اعلم بالصواب!

باقی آسمان کے متعلق قرآن یاحدیث میں ایسی کوئی آیت یا حدیث نہیں ہے جس میں بتایا گیا ہوکہ کس سے بنے ہوئے ہیں یاان کا مادہ کیا ہے؟ لہذا اس کے متعلق جوبھی کہا جائے گا وہ صرف قیاس آرائی ہوگی۔ دراصل لغت کی کتابوں میں یہ صراحت ہے کہ ہروہ چیزجوزمین سے اوپر ہوں اس کو سماء کہا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ بادلوں کوگھر کی چھت کو سماء کہا جاتا ہے جس طرح حافظ ابن حجر رحمہ اللہ علیہ بخاری کی شرح فتح الباری ج٢،ص٤١٩ میں لکھتے ہیں:

((قوله سماء''اي مطر والطلق عليه سماء لكونه ينزل من جتهيه السماء وكل جتهه علوشمسي سماء''))

اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین سے اوپر کے تمام عالم کوسماء کہا جاتا ہے اسی طرح لغت کی دوسری کتابوں میں بھی یہی بیان ہے اس حقیقت کوذہن نشین کرنے کے بعد آپ کوسمجھ آجائے گا کہ کتاب وسنت میں جو سات آسمانوں کا ذکر آتا ہے اس سے مرادعالم بالا کے سات حصے ہیں جن کودرجہ بدرجہ سات طبقوں میں تقسیم کیا گیا ہے جوایک دوسرے کے اوپر قریب اس طرح ہیں۔

زمین

باقی ہرایک آسمان کی حدکہاں سے شروع ہوکر کہاں ختم ہوتی ہے۔ اس حقیقت کا ادراک صرف اللہ سبحانہ وتعالی کی ذات کو ہے اورقرآن میں جوفرمایا گیا ہے: سَبْعَ سَمَٰوَٰتٍ طِبَاقًا اس سے یہ مطلب سمجھنا غلط ہے کہ آسمان کوئی لوہے، لکڑی، یاکسی دوسری چیزکا بنا ہوا ہے جوکوایک دوسرے پرترتیب وار رکھا گیا ہے کیونکہ ''طبقہ'' کا محسوس چیزکے علاوہ معنوی اورغیر مرئی وغیرہ وغیرہ غیر محسوس چیزپر بھی اطلاق ہوتا ہے۔

مثلاکہا جاتا ہے، مزدورطبقہ، امیر طبقہ، یامعاشرتی طبقہ یاسوسائٹی کے طبقات ان تمام الفاظ میں ایک غیر محسوس مرئی چیز بولا گیا ہے جس طرح ظاہر ہے۔ اسی طرح سات آسمانوں کوبھی یوں سمجھوکہ وہ زمین سے اوپر عالم بالا کے سات حصے ہیں۔ جوکہ ایک دوسرے کے اوپر ہیں اورایک دوسرے سے کچھ غیر مرئی اورمشاہدہ میں نہ آنے والی حدود کے ساتھ علیحدہ ہیں۔

مثلاجس طرح سمندر کا پانی کڑوا ہے لیکن اس میں بھی چند جزء میٹھے پانی کے ہوتے ہیں وہ پانی میں اس طرح ملے ہوئے ہیں کہ ان کے درمیان نظر آنے والی کوئی آڑیا حد نہیں ہے تاہم وہ ایک دوسرے سے علیحدہ ہیں اسی طرح زمین سے اوپر جولامتناہی اور غیر محدود فضا نظر آرہی ہے اس کے بھی سات حصے ہیں جوایک دوسرے کے اوپر ہیں ان کو سات آسمان کہا جاتا ہے جس کی شروع ہونے والی ختم ہونے والی حدود کو اللہ تعالی ہی جانتا ہے اور ایک دوسری بات بھی ذہن نشین کرنا ضروری ہے کہ ملاء الاعلی اور جنت وغیرہ ہم سے اوپر عالم بالامیں ہیں۔

گویا ہیں تووہ آسمانوں میں مگر ہماری نظروں سے مخفی ہیں جس طرح زمین پر اگرچہ فرشتہ ہیں مثلاہر ایک انسان کے ساتھ دودو فرشتے ہیں جواس کی حفاظت اورنامہ اعمال کو لکھنے کےلیے صبح اورشام کی نمازوں کے وقت تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ پھر اوپر جاکر اللہ تعالی کو خبریں دینے والے ،جمعہ کے دن مسجد کے دروازوں پر بیٹھ کر آنے والوں کے نام لکھنے والے ، مختلف اوقات میں اللہ تعالی کے حکم کی تعمیل کی خاطر آنے والے مطلب کہ بے شمار فرشتہ زمین پر ہیں مگر ہم ان کو دیکھتے نہیں ہیں۔ اسی طرح جنات کا بھی یہاں پر عالم ہے مگروہ عالم بھی ہماری محسوسات سے ماوراء ہے۔ ہم ان سب پر ایمان رکھتے ہیں کہ وہ ہیں مگر ہم ان کو دیکھ نہیں سکتے۔

اسی طرح عالم بالا کے معاملے کو سمجھا جائے کہ اس کو بھی ہمارے مشاہدے سے دورر کھا گیا ہے تاکہ ہم اس پر ایمان بالغیب لاسکیں۔ اوراس سے آپ کو یہ بھی معلوم ہوگا کہ قرآن وحدیث میں جو آسمان کے دروازوں کا ذکر آتا ہے اس سے مراد عالم بالا کے وہ دروازے ہیں جو ہم کتنا بھی اوپر چڑھ جائیں مگر ان کو دیکھ نہیں سکتے۔ کیونکہ وہ ہیں تواگرچہ دور مگروہ بھی غیب کے عالم سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہی سبب ہے کہ قیامت کے دن یہ غیب غیب نہیں رہے گا اور فرشتہ وغیرہ ظاہر ظہور آنکھوں کے سامنے نظر آئیں گے اور آسمان کے دروازے بھی نظر آئیں گے۔

لیکن اس وقت انسانی آنکھوں پر پردہ رکھا گیا ہے تاکہ وہ غیب پر ایمان لاسکیں اور محض اللہ سبحانہ وتعالی اوراس کے رسول ﷺ کے ارشادات عالیہ پر یقین کامل رکھ سکیں۔ لہذا چونکہ معراج کی رات آپ ﷺ کو ملاء الاعلی کی سیر کروائی گئی۔ جنت وجہنم دکھائی گئی انبیاء کرام علیہم السلام سے ملاقات کروائی گئی۔ بیت المعمور اور سدرۃ المنتہی اوردوسرے بہت سارے عجائب قدرت کا مشاہدہ کروایا گیا۔ اس لیے اس بیان میں دروازوں کے کھولنے کا تذکرہ آتا ہے یعنی وہ دروازے کھولے گئے۔ جو عالم بالامیں ہماری آنکھوں سے مستور عالم کے دروازے ہیں۔

اوردوسرے سات آسمان شرعی وہ ہیں جواس فضا میں ہیں مگر انسانی نظروں (SPACE) مطلب یہ کہ آسمان تو برابر سات ہیں مگروہ سات آسمان دیکھنے میں ایک ہی آسمان نظر آتے ہیں، یعنی وسیع اور غیر متناہی فضا سے ان کو مخفی رکھا گیا ہے اوپر جو سورج چاند وغیرہ نظر آرہے ہیں وہ اس کے دروازے نہیں ہیں کیونکہ محسوس اور مرئی چیزیں ہیں ان پر انسانی دسترس ہوسکتی ہے جس طرح تیسرے سوال کے جواب میں عرض رکھوں گا بہر حال وہ عام سراسر غیب ہی غیب ہے جس کا اس دنیا میں ماسواء انبیاء کے کسی کو مشاہدہ نہیں کرایا جاتا اور ہمیں غلطی صرف اس لیے لگی ہے کہ ہم شرعی آسمان اور ہم سے اوپر کے عالم بالا کی محسوس چیزوں کو ایک ہی سمجھتے ہیں۔ ورنہ اگر دونوں کو الگ الگ قرار دیا جائے تو نہ کوئی شبہ پیدا ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی اعتراض وارد ہوتا ہے۔ یہ بات ہر کوئی سمجھ سکتا ہے یہ تمام چیزیں جواوپر اونیچے نظر آتی ہیں ان کا تعلق دنیا سے ہے یہی وجہ ہے کہ سورج ،چاند اور ستاروں کو زمین کی روشنی اور انسانوں کی رہنمائی کا ذریعہ بنایا گیا ہے۔

جس طرح قرآن کریم میں ہے:

(وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ) (النحل: ١٦)

"اور ستاروں سے بھی لوگ راہ حاصل کرتے ہیں۔"

پھر جو چیزیں انسان کی نظر اور مشاہدے میں آتی ہیں وہ غیب کی چیزیں نہیں ہیں کیونکہ غیب کی چیزوں تک انسانی دسترس حاصل نہیں۔

خلاصہ کلام !ان محسوسات اور کائنات کے مشاہدہ میں آنے والی چیزیں اور غیب کی چیزوں میں فرق کرنا ضروری ہے۔ (پھر چاہے وہ زمین پر ہوں یا عالم بالامیں ہو) محسوسات کو غیب کی چیزوں سے متحد ومتفق قرار دیا جائے سے محسوس کیا جاسکتا ہے۔ لیکن غیب کی چیزوں کو محسوس کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے یہاں کسی کو اگر (Fivefuisas) گا تو کوئی مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ خود لفظ محسوس اور غیب آپس میں مخالف ہیں۔ محسوس کو حواس خمسہ اللہ تعالی اس پر مطلع کردے تو الگ بات ہے ورنہ ہمارے پاس اس کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ بس یہی فرق اگر سمجھ میں آجائے تو تمام اعتراض ختم ہوجائیں گے۔ مختصر الفاظ میں یوں سمجھیں کہ عالم بالامیں جو ہمیں سورج، چاند اور بہت ساری عجیب چیزیں نظر آتی ہیں وہ ملاء الاعلی نہیں ہیں اور نہ ہی وہ آنکھوں سے مستور عالم بالا حصے ہیں جن کے دروازے معراج کی رات کھولے گئے تھے بس یہی وہ چیز ہے جس کو ذہن نشین کرنے کی ضروت ہے جس پر غور وفکر کرنے سے کافی مشکلات ان شاء اللہ کم ہوجائیں گی۔

اس کے متعلق مزید وضاحت تیسرے سوال کے جواب میں عرض رکھوں گا تاہم ان باتوں کو خوب ذہن نشین کرلینا چاہیئے کہ آنے والے سوالات کے جوابات کو سمجھنے میں آسانی ہوسکے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب